فون نمبر ۴۹
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲ نبوت ۱۳۴۶ ہش | ۲۸ رجب ۱۳۸۷ھ | ۲ نومبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

○ ربوہ یکم نومبر ۱۹۶۷ء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

○ مورخہ ۲۶ اکتوبر کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہاولپور نے اپنے برادر اصغر چوہدری محمد ارشد صاحب لیکچرار پنجاب یونی ورسٹی کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ واحباب شامل ہوئے۔ اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

چوہدری محمد ارشد صاحب کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ پر محترمہ ساجدہ روبینہ صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم شیخ فضل کریم صاحب مرحوم آف گجرات کے ساتھ ہوا تھا۔ ۲۴ اکتوبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

○ میرے لڑکے عزیز شمس بشیر عمر ۲½ سال کی ایک آنکھ میں ریت پڑ جانے کی وجہ سے بینائی ضائع ہوگئی تھی۔ کراچی میں ہر ممکن علاج کرایا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب بچے کا لندن میں علاج ہو رہا ہے۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل سے اس معصوم بچے کی آنکھ کی بینائی بحال کر دے۔

بشیر احمد مرزا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دوبئی معرفت نور پرنٹنگ ایجنسی نسبت روڈ لاہور۔

○ خاکسار کا بیٹا دلبر تقریباً دو ماہ سے پیٹ کی خرابی کے باعث بیمار ہے۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے اپنے خاص فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(حمید الدین خوشنویس الفضل)

انصار سے تین سوال

(۱) کیا آپ نے اپنی مجلس کا بجٹ بھجوا دیا ہے۔

(۲) کیا آپ نے بجٹ کے مطابق وصولی کرکے رقوم مرکز میں بھجوا دی ہیں۔

(۳) کیا آپ کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا تو نہیں۔

اگر آپ ان دو سوالوں میں سے پہلے دو کا جواب ہاں اور تیسرے کا نہیں میں دے سکتے ہیں تو آپ پاس ہیں بصورت دیگر پاس ہونے کی کوشش کیجئے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے

یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں۔ یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے .... ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے، اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے، اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے، ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زنا الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے .... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپؐ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔ غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی نافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد جہلمی پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۶۷ء

وجود باری تعالیٰ اور دعا

ہم نے گزشتہ اداریوں میں بتایا ہے کہ جب تک کسی کام پر حق الیقین پیدا نہ ہو کہ یہ کام ہو جائے گا اس وقت تک اس کام کے لئے حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ سائنسدان بھی اسی وقت عمل کرتے ہیں۔ جب وہ پہلے ایک مفروضہ پر یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اس عمل کے یہ نتائج پیدا ہوں گے جبکہ ہم نے کہا ہے یہ مقام متقی کا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ سے لقاء کے لئے کوشش کرتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

میں یہی نکتہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ ایک متقی کے یقین کے ساتھ ہماری تلاش کرو تو ہم ضرور تم کو ان راستوں کی طرف راہ نمائی کریں گے۔ جو تم کو ہمارے حضور لے آئیں گے۔ اور تم ہماری لقاء سے سرفراز ہو گے۔ تاہم وہ چیز جس کو حق الیقین کہتے ہیں۔ اس وقت ظہور پذیر ہوتی ہے۔ جب انسان مفروضہ کی حد سے واقعی حقیقت کے میدان میں داخل ہوتا ہے۔ مثلاً جب ایک سائنسدان تجربہ اور مشاہدہ سے اپنے مفروضہ کو جامۂ عمل پہنا لیتا ہے۔ تو اس وقت اس کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ عناصر کی اس اس طرح کی ترتیب سے اور اس پر اس اس طرح کا عمل کرنے سے ایسے ایسے نتائج فی الواقعہ برآمد ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ حق الیقین پیدا ہو جاتا ہے جس سے ان نتائج پر بنیاد رکھ کر عمل کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق بھی بعینہٖ اس طرح حق الیقین پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ایک متقی انسان ان راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ جو اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرا دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

یعنی قرآن کریم متقیوں کی راہ نمائی کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو متقی ہیں جو ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے دل سے تیار رہتے ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ انہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

یعنی ہم ایسے ہی لوگوں کو اپنی لقاء کے راستے بتاتے ہیں۔ اور راہ نمائی کرتے ہیں۔ یہاں ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہیئے کہ عقل اور عزم کے انسان بادشاہ کے دروازہ تک تو بے شک پہنچ جاتا ہے۔ مگر بادشاہ کے محل میں اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی انسان خواہ وہ کتنا ہی عقل مند کیوں نہ ہو۔ اس وقت تک بادشاہ کے محل کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود بادشاہ اس کی راہ نمائی نہ کرے۔ اور جو دربان دروازہ پر کھڑے ہیں۔ ان کو ہدایات نہ دے کہ اس شخص کو ہمارے پاس لے آؤ۔ اس طرح فلسفیانہ دلائل خواہ کتنے ہی بلیغ کیوں نہ ہوں۔ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ ثبوت بہم نہیں کر سکتے جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے تجربہ اور مشاہدہ سے حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ اور جو تمام نیک اعمال کا گویا منبع ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے۔ کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پاوے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے۔ لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا۔ وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے۔ بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہو گا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے۔ تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو گا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا۔ جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ۔ کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے۔ اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے۔ اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۵۳، ۲۵۴)

مجاہدہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے ایک ذریعۂ دعا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں۔ جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔" (ایضاً ص۳۵)

ہم پہلے الہام اور پیشگوئیوں کا ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح خاص کر بندگان حق کی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین کی بنیاد بنتی ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فرستادگان کو بیّنات سے نوازتا ہے تاکہ تجربہ اور مشاہدہ سے اس کے وجود پر ایسی دلیل قائم ہو۔ جو حق الیقین پیدا کرتی ہے۔ ہر درجۂ عقل کا انسان اس دلیل سے متاثر ہوتا ہے۔ بڑے بڑے دانشور اور فلسفی اس دلیل سے انکار نہیں کر سکتے۔ تاہم جہاں تک انفرادی مجاہدہ کا تعلق ہے "دعا" ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ ہر متقی اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنیوالا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۴ مارچ ۲۶)

(مینیجر الفضل ربوہ)

محبت کے بے پایاں سمندر

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم - اے)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ان کی ایک صفت یہ قرار دیتا ہے کہ

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ آیت قرآنیہ کے اس حصہ کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر وہ چیز (امر) جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتی اور ظاہری حواس اسے پانے سے قاصر ہیں لیکن وہ موجود ہے اور ایمانیات میں داخل ہے اس کے حق ہونے پر پختہ یقین رکھتے ہیں اس کا اعتراف کرتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل ص۹۸)

مثلاً خداتعالیٰ انہیں نظر تو نہیں آتا مگر انہیں یقین ہوتا ہے کہ ایک ایسی ہستی ہے جو خالق الکل ہے اس لئے وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں گو انہیں ابتداءً بصیرتِ کاملہ اور معرفتِ تامہ حاصل نہیں ہوتی مگر جوں جوں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نشانات دیکھتے ہیں ان کی بصیرت کامل اور معرفت تام ہوتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حسن انہیں نظر آتا اور اس کی صفات ان پر ظاہر ہوتی جاتی ہیں تب ایمان بالغیب ایمان بالشہود کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور خدا ان کے سامنے جلوہ گر ہو جاتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے اور جزاء سزا کے وقت کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ ان چار صفات کے ذریعہ اپنے ایک مومن بندے پر درجہ بدرجہ ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے رب العالمین کی صفت کے تحت اس کے صحیح نشوونما کے لئے سازگار ماحول پیدا کرتا ہے۔ پھر اس کی ترقی کے سامان اسے دیتا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے پھر جب وہ بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہترین نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے بے پایاں لطف و کرم اور انعام و اکرام کے ایک لمبے سلسلہ کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی محنت کو بارور کرتا اور اس کی جدوجہد کا آخری نتیجہ اس کی کامیابی اور فلاح کی صورت میں ظاہر کرتا اور اسے غلبہ نصیب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان چاروں صفات کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف ۱۔ رب العالمین ۲۔ رحمان ۳۔ رحیم ۴۔ مالک یوم الدین کی صفات سے درجہ بدرجہ تنزل کرتا ہے یعنی جب وہ اپنے بندہ پر ظاہر ہونے لگتا ہے تو پہلے رب العالمین کی صفت کا ظہور ہوتا ہے یعنی وہ ایسے ماحول تیار کرتا ہے جن میں اس کے منظور اور محبوب بندہ کی صحیح نشوونما ہو سکے پھر وہ ان سامانوں کو اپنے بندہ کے ہاتھ میں دیتا ہے جن سے وہ روحانی ترقی کر سکے پھر بندہ جب ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اس سے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرتا ہے اور انعامات کے ایک لمبے سلسلہ کے بعد بندہ کی جدوجہد کا آخری نتیجہ نکلتا ہے یعنی اسے دنیا پر غالب کر دیتا ہے اور اپنی مالکیت کی صفت اس کے لئے ظاہر کر کے اسے دنیا پر غلبہ دے دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل ص۲۷)

مومن یہ دیکھتا ہے کہ وہ خود ایک نہایت ہی حقیر عاجز اور بے بس انسان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اس کی مدد کے بغیر کچھ بھی کر نہیں سکتا۔ پھر جوں جوں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے اس کے حالات سازگار کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے جلال کا وہ دل سے قائل ہوتا جاتا ہے۔ اس کی بصیرت بڑھتی اور معرفتِ کامل ہوتی جاتی ہے تب خداتعالیٰ اس کے سامنے جلوہ گر نظر آتا ہے اس کا ایمان ایمان بالغیب سے ایمان بالشہود کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ خداتعالیٰ سے مخاطب ہو کے کہتا ہے:۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا ہے جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ بعد میں وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔

خداتعالیٰ کی ہستی جو اس کی نظروں سے اوجھل اور غائب تھی اب اس کے سامنے حاضر ہوتی ہے اس لئے وہ غیب کے صیغوں کی بجائے حاضر کے صیغے استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے لے کر مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تک کی عبارت سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ گویا خداتعالیٰ بندہ کی نظر سے اوجھل ہے اور وہ اس کی تعریف کر رہا ہے لیکن اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے یکدم خداتعالیٰ کو مخاطب کر لیا گیا ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے وہ بندہ کو نظر نہیں آتی اس کی صفات کے ذریعہ سے وہ اسے شناخت کرتا ہے اور اس کے ذکر کے ذریعہ سے وہ اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کی آنکھیں اسے دیکھ لیتی ہیں۔ ان آیات میں سلوک کے اس نکتہ کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ رب العالمین رحمان رحیم مالک یوم الدین کی صفات پر جب انسان غور کرتا ہے تو اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت شدید طور پر اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے تب وہ روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف اور اس کی محبت سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہو کر چلّا اٹھتا ہے کہ اے میرے رب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل ص۲۸)

پس ایمان بالغیب لانے والے بندہ پر جوں جوں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائیوں سے ظاہر ہوتا جاتا ہے اور اس سے قریب ہوتا جاتا ہے توں توں اس کی بصیرت بڑھتی اور جوں جوں اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندہ کے قریب ہوتا جاتا ہے بندہ اس کی شدید محبت سے سرشار ہو کر اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حسن و احسان والے خدا کی ہستی کے ساتھ اسے شدید عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ روحانیات میں انسان درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اور جوں جوں اسے خداتعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل ہوتی جاتی ہے توں توں خداتعالیٰ روحانی طور پر اس کے سامنے جلوہ نما ہوتا جاتا ہے

اور اس کی بصیرت کامل اور معرفت تام ہوتی جاتی ہے۔ اس کا ایمان جو اپنے ابتدائی مرحلے میں ایمان بالغیب تھا ترقی کرتے کرتے ایمان بالشہود کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ سے شدید محبت اور عشق والا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

انبیاء ماموریں اور ان کے خلفاء روحانی سلسلہ ہی کی کڑیاں ہیں۔ پس جس طرح ایک بندۂ مومن کا خدا تعالیٰ پر ایمان درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انبیاء ماموریں اور ان کے خلفاء پر ایمان بھی درجہ بدرجہ بڑھتا اور مختلف صورتیں اختیار کرتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔

کے مطابق یہ روحانی وجود اپنے ماننے والوں سے محض اطاعت کا عہد لیتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"غرض اس خانہ کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں اور وہ راہ کیا ہے میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۸۷)

مگر جوں جوں ان کے ماننے والے آسمانی تائیدات اور نشانات آسمان سے نازل ہونے والے انوار اور برکات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور انبیاء اس کے ماموریں اور ان کے خلفاء کا علو مرتبت اور اللہ تعالیٰ سے ان کا قرب ان پر منکشف ہوتا جاتا ہے ان کی عقیدت محبت میں تبدیل ہو کر بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ ان کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اس طرح کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بعد اس کے انبیاء ماموریں اور خلفاء اپنے اپنے زمانہ میں درجہ بدرجہ محبوب ترین وجود قرار پاتے ہیں وہ ان کی محبت کے نشہ میں چور ہو کر ان کے اشارہ پر سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں اسی جذبۂ عشق کی عکاسی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مصرعے سے ہوتی ہے

کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم

(باقی)

دُعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبداللطیف فاروقی مورخہ ۶۷-۱۰-۳۰ ۲ بجے بعد دوپہر بعمر ۳۸ سال جہلم میں اپنے کام پر جاتے ہوئے راستہ میں ہی حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم کے داماد تھے۔ نہایت نیک، شریف اور ملنسار تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالودود فاروقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

شاہِ بطحاؐ کی خاکِ پا ہیں ہم

آ بتائیں تجھے کہ کیا ہیں ہم - جانثارانِ میرزا ہیں ہم
احمدی ہیں بفضلِ ربِّ رحیم - شاہِ بطحاؐ کی خاکِ پا ہیں ہم
پاک و ہندوستان ہی میں نہیں - ساری دنیا میں جابجا ہیں ہم
خاتم الانبیاءؐ ہے جس کا لقب - اُس کے دربار کے گدا ہیں ہم
کام اپنا ہے دین کی تبلیغ - حق پرست و حق آشنا ہیں ہم
کفر و باطل کو دے رہے ہیں شکست - موسیٰؑ وقت کا عصا ہیں ہم
ہے نہاں ہم میں اِک نئی دُنیا - نئی دھرتی، نیا سما ہیں ہم
مقصدِ زندگی ہے خدمتِ خلق - کشتئ دیں کے ناخدا ہیں ہم
جن سے قوموں نے برکتیں پا لیں - وہ غلامانِ مصطفےٰؐ ہیں ہم
گُلشنوں کا نکھار ہیں ہم لوگ - اہلِ ایمان و اِتقا ہیں ہم
آزما لے وہ جس کا جی چاہے - مظہرِ شانِ کبریا ہیں ہم
صاف گوئی ہمارا شیوہ ہے - مثلِ آئینہ باصفا ہیں ہم
مژدۂ آمدِ امامِ زماں - دے رہے سب کو برملا ہیں ہم
ظلمتیں جس سے مٹتی جاتی ہیں - شمعِ احمدؐ کی وہ ضیا ہیں ہم
اُمتی ہیں رسولِ رحمت کے - اہلِ عالم کے مُقتدا ہیں ہم
ہے زباں پر وہی جو دل میں ہے - صاف طینت ہیں، بے ریا ہیں ہم
جس کو نسبت ہے اُن سے محبت ہے - اُس پہ سو جان سے فدا ہیں ہم
بھولے بھٹکے بشر اِدھر آجا - تیرے ہر درد کی دوا ہیں ہم
نُورِ حق سے ہوا جو نُور افشاں - وہ ضیا بار آئینہ ہیں ہم

شاہِ یثرب کے فیض سے صدیقؔ
خاک ہو کر بھی کیمیا ہیں ہم

(الحاج محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

مغربی پاکستان میں اردو کی ترویج و ترقی

مرکزی اردو بورڈ کی کارکردگی کا جائزہ

یوں تو پاکستان میں مختلف علاقائی زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ملک کی قومی زبانیں صرف دو ہیں۔ ایک بنگالی اور دوسری اردو۔ بنگالی مشرقی پاکستان میں بولی جاتی ہے اور اردو مغربی پاکستان میں۔ علاقائی اعتبار سے مغربی پاکستان میں مقامی زبانیں مشرقی پاکستان کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ پنجاب میں پنجابی۔ سندھ میں سندھی اور سرحد میں پشتو کا رواج عام ہے۔ اسی طرح پوٹھوار کی علاقائی زبان پوٹھواری ہے۔ غرض یہ کہ مغربی پاکستان میں کئی علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن کی اپنی افادیت اور اہمیت ہے لیکن یہ تمام زبانیں اپنے علاقوں تک ہی محدود ہیں۔

اردو ہر چند کہ کسی مخصوص علاقے کی زبان نہیں۔ اس کے باوجود اسے تمام علاقائی زبانوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ یہ زبان اکثر علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پشتون ہو یا پنجابی۔ سندھی یا بلوچ اپنے علاقائی حدود سے باہر نکلنے کے بعد جب اسے کسی دوسرے علاقے کے باشندے کے سامنے اپنا مافی الضمیر بیان کرنا پڑتا ہے تو عام طور پر اسے اردو ہی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ علاقائی زبانوں پر اردو کی فوقیت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں ان کے مقابلے میں زیادہ لچک پائی جاتی ہے سچ پوچھئے تو اس زبان میں پائی جانے والی مٹھاس۔ چاشنی اور لوچ نے ہر شخص کو اس کا گرویدہ بنا دیا ہے۔

اردو زبان نے ابھی کوئی لمبی چوڑی عمر نہیں پائی۔ ابھی تو اس نے سن بلوغت میں ہی قدم رکھا ہے۔ مگر اس کم عمری کے باوجود اس کا یہ عالم ہے کہ اس نے دوسری زبانوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ اس کی بھی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ کہ اس زبان میں علاقائی زبانوں کے عام فہم الفاظ کو اپنے اندر جذب کر لینے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔ اس کا دامن نہایت وسیع ہے اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو تقریباً بہت سی زبانوں کے الفاظ اس میں کسی نہ کسی شکل میں ملتے ہیں۔

اردو زبان کی مقبولیت اور افادیت کا یہ عالم ہے کہ علاقائی زبانوں کی ادبیات کی تشہیر و تفسیر کے لئے اس زبان سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر پشتو اکیڈیمی عظیم پشتو شاعر خوشحال خان خٹک کی کلیات چھاپتی ہے تو اسکے ساتھ ساتھ اسکے اردو ترجمہ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

بلوچی اکیڈمی کا سرمایہ "جام درک ڈومبکی" اور "مہرمست" بلوچی زبان کے ساتھ ساتھ اردو کا جامہ بھی زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ مشہور سندھی شاعر شاہ عبداللطیف کے جذبات اور احساسات و خیالات سندھی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی ڈھالے گئے ہیں۔ . . . .

- - - - - - - - - - -

- - - . . اسی طرح کشمیر کے قومی شاعر مہجور اور عبدالاحد آزاد کا کلام اردو تراجم کے ساتھ عوام تک پہنچایا گیا ہے۔

اردو کی اسی وسیع دامنی اور لچکیلی فطرت کی وجہ سے ہماری حکومت کو اس کی ترویج و ترقی سے بہت لگاؤ رہا ہے ۱۹۵۹ء میں جب تعلیمی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں مرکزی اردو بورڈ کے قیام کی سفارش کی تو حکومت نے اس سفارش کو فی الفور منظور کیا۔

آئیے ہم اس مرکزی بورڈ کی کارکردگی کا سرسری جائزہ لیں۔ مرکزی اردو بورڈ ایک خود مختار ادارہ ہے جس کے اخراجات مرکزی حکومت پورے کرتی ہے۔ اس بورڈ کا مقصد اردو کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ذریعہ اظہار بنانا اور قومی اقدار کی اشاعت و ترویج میں نمایاں کردار ادا کرنا ہے۔ بورڈ کے پیش نظر مندرجہ ذیل اہم مقاصد ہیں۔

اردو کو اس طریقے اور ان خطوط پر وسعت دینا کہ پورے مغربی پاکستان کی ایک عام اور مشترک تحریری اور تقریری زبان بن سکے۔

اردو زبان کو اس طریقے سے ترقی دینا کہ یہ سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں اعلیٰ سطح پر ذریعہ تعلیم بن سکے۔

ان اداروں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا جو سائنس اور ادب کے میدان میں اردو کی ترقی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

ان مقاصد کے پیش نظر مرکزی اردو بورڈ کے سامنے تقریباً ستر منصوبے زیر عمل ہیں۔ ان میں سے چند منصوبوں کا ذکر حسب ذیل ہے

انگریزی سیکھنے کے لئے "بے شک انگلش" کے خطوط پر بورڈ نے بنیادی اردو الفاظ کا ایک ذخیرہ اکٹھا کیا ہے کہ اسکے مطالعہ کے بعد مغربی پاکستان کا ہر وہ شہری جس کی مادری زبان اردو نہ ہو بڑی آسانی سے غیر تکنیکی موضوعات پر اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہے۔ اس کے سندھی پشتو اور بلوچی ترجمے مکمل ہو چکے ہیں اور اس کا بنگالی ترجمہ بھی کیا جا رہا ہے۔ بیرونی زبانوں میں بھی اسکے تراجم ہو رہے ہیں اس سلسلے میں ترکی اور فارسی زبان کے ترجمے مکمل ہو چکے ہیں۔

نہ صرف یہ بلکہ شمال مغربی اور جنوب مغربی علاقوں میں اردو زبان کو مقبول عام بنانے کے لئے پشاور اور حیدرآباد میں اردو مرکز قائم کئے جا چکے ہیں۔ یہ مرکز ان علاقوں میں حسب ذیل طریقے سے خدمات سرانجام دینگے

علاقائی اور اردو زبان کی ڈکشنریاں تیار کر کے اردو بورڈ کے بنیادی پروگرام کو جامہ عمل پہنانا۔ یعنی اردو۔ سندھی سندھی۔ اردو اردو۔ پشتو اور پشتو۔ اردو وغیرہ ڈکشنریوں کا اہتمام کرنا۔

اردو۔ سندھی اور اردو۔ پشتو محفلوں کو منعقد کرنا۔ ادبی۔ سماجی۔ اور اطلاعاتی موضوعات پر اردو تقاریر کا اہتمام کرنا۔ اسی طرح کبھی کبھی اردو مشاعروں اور مباحثوں کا انتظام کرنا

مقامی افراد کو اور ایسے افراد کو جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے اردو پڑھانے کا اہتمام کرنا۔ اسی طرح اردو دان طبقے کو جو مقامی زبانوں کو سیکھنا چاہتے ہیں سہولتیں فراہم کرنا۔

اردو پر معلوماتی اور تفریحی دستاویزی فلمیں دکھانے کا انتظام کرنا۔

اردو لٹریچر کے متعلق سائیکلوسٹائل فارم میں معلوماتی بولیٹن جاری کرنا اسکول کے بچوں اور کالج کے طلبار کے لئے مقامی اردو و سندھی۔ اردو۔ پشتو۔ اردو میں ڈرامے کا اہتمام کرنا۔

مشہور عالموں کے ذریعے عالمانہ تقریروں کا بندوبست کرنا

آج کل مختصر نویسی کے فن کو جو اہمیت حاصل ہو رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اردو زبان میں اس فن کے لئے مرکزی اردو بورڈ نے مفت شش ماہی کلاس کا انتظام کر کے اردو کی ترقی کی طرف بہت اہم قدم اٹھایا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب اردو زبان میں مختصر نویسی انگریزی شارٹ ہینڈ کی طرح عام طور پر رائج ہو جائے گی۔

یہ بات باعث اطمینان ہے کہ طبعی علوم پر خاص زور دیا گیا ہے نہ صرف یہ بلکہ بی ایس سی پاس کورس کی سطح پر سائنس کی نصابی کتب کی تیاری کے لئے وسیع پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس میں فزکس کیمسٹری۔ نباتات۔ حیوانات زراعت اور حیاتیات کے موضوعات پر کتابیں شامل ہیں۔

صحافت کے فن اور تکنیک پر اردو میں کوئی خاص کتاب شائع نہیں ہوئی تھی یہ اعزاز مرکزی اردو بورڈ کو ہی حاصل ہے کہ اس نے پہلی بار "فن صحافت" کے عنوان سے صحافت کے لئے ایک نصابی کتاب شائع کی۔

مغربی پاکستان میں ایسے بہت سے افراد ہیں جو اردو زبان سے نابلد ہیں۔ اردو دان طبقے میں بھی ایسے افراد ہیں جو مقامی زبانوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں ایسے تمام افراد کو اردو اور مقامی زبانوں سے روشناس کرانے کے لئے پشتو زبان اور ادب۔ سندھی زبان اور ادب۔ بلوچی زبان اور ادب اور پنجابی زبان اور ادب پر ایک ایک کتاب لکھی جا چکی ہے۔

علاقائی زبانوں میں ایسے بیسیوں الفاظ ہیں جن کے مترادفات اردو زبان میں نہیں ہیں اس لئے ایسے الفاظ جمع کئے جا رہے ہیں۔ اس منصوبے پر تسلی بخش طور پر کام ہو رہا ہے۔ وقت آنے پر ان میں سے کچھ الفاظ کو اخبارات۔ رسائل۔ مضامین اور حکایتی کتابوں کے ذریعے اردو میں مستعمل کیا جائے گا۔

اردو زبان کے ارتقا اور اسکے ساتھ معیاری اردو گرامر پر ایک ایک کتاب کی تیاری کا اہتمام کیا گیا ہے نہ صرف یہ بلکہ اردو کی ترقی پر سندھ۔ پنجاب۔ سرحد۔ بلوچستان اور بنگالی میں پانچ کتابیں لکھی جا رہی ہیں اور اس منصوبے پر تسلی بخش طور پر کام ہو رہا ہے یہ کتابیں پاکستان کے مختلف علاقوں کے مابین ثقافتی یکجہتی پیدا کرنے میں کافی ممد ثابت ہوں گی۔

علاوہ ازیں "گورو گرنتھ اور اردو" پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں پنجابی اور اردو کے درمیان باہمی رشتے پر روشنی ڈالی گئی ہے

(باقی)

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام وطعام کے انتظامات کی ابتداء کی جارہی ہے۔ ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں۔ جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں۔ اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں۔ آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں مد ہوگی۔

افسر جلسہ سالانہ

اِسلامی اصُول کی فلاسفی کا دیدہ زیب ایڈیشن

تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ھدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی لیدی صحت کے ساتھ بلاک بنوا کر دعوہ زیب سپر کیلنڈر کاغذ پر نظارت اصلاح وارشاد نے حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء شائع کر دیا ہے۔ اس کی طباعت اور کتابت بہترین اور جاذب نظر ہے۔ اب اس کی وسیع اشاعت جماعت ہائے احمدیہ کے ذمہ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اس کے نسخے مناسب تعداد میں مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح وارشاد سے طلب فرمائیں۔

باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ پچاس پیسے فی نسخہ ہے۔
دس نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پتہ مطلوب ہے

مسماۃ خورشید اسماعیل صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ساکن کھیوہ باجوہ (سیالکوٹ) موصیہ نمبر ۱۶۱۹۳ کے ایڈریس کی دفتر ہذا کو اشد ضرورت ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو جلد سے جلد دفتر وصیت کو مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اپنی عزیز کمائی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر کے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ آمین

فصل خریف (ساونی) کی برداشت شروع ہے۔ زمیندار و مزارع حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد حسب ذیل ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:-

۱۔ "زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

واقفین وقف عارضی اور قصر نماز کا مسئلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ

وقف عارضی میں واقفین کو کم از کم دو ہفتے کے لئے جماعتوں میں تعلیم قرآن پاک اور تربیت کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ بعض واقفین نے استفسار فرمایا تھا کہ آیا اس چودہ روزہ قیام میں ہم نماز قصر کیا کریں یا نماز پوری پڑھا کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ :-

"۱۴ دِن پر قصر نہیں

مرزا ناصر احمد

۱۵/۱۰/۶۷ خلیفۃ المسیح الثالث"

حضور کا فیصلہ واقفین کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد (تربیت) ربوہ

درخواست ہائے دعا

محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پسر چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم (سابق منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان) تقریباً تین ماہ سے لندن میں لبارضہ بخار بیمار ہیں اور ۲۰ ستمبر سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے بیماری کی تشخیص نہیں ہوئی تھی اب خدا کے فضل سے بیماری کی کسی حد تک تشخیص ہوگئی ہے اور ہسپتال میں علاج شروع ہے۔ چوہدری صاحب کا وجود لندن مشن کے لئے علمی و عملی اعتبار سے بے حد مفید رہا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے چوہدری صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

شیخ نذیر احمد بشیر ایم اے سابق مبلغ انگلستان ربوہ

۲۔ خاکسار متعدد پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں سے مخلصی عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اولاد کو خادم دین بنائے۔ آمین۔ (شیخ محمد منیر دنیا پور ضلع ملتان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جبل الشیخ کے علاقے پر فضا کی جھڑپ

بیروت ۱۳ر اکتوبر۔ شام اور اسرائیل کی فضائیہ کے درمیان ایک خوفناک جھڑپ میں شام نے اسرائیل کا ایک طیارہ مار گرایا یہ طیارہ تین دوسرے لڑاکا بمباروں کے ساتھ شام پر حملہ کے لئے آیا تھا۔ یہ طیارہ تین دوسرے لڑاکا بمبار طیاروں کے ساتھ شام پر حملہ کے لئے آیا تھا۔ ریڈیو دمشق نے ایک فوجی ترجمان کے حوالے سے بتایا ہے کہ چار اسرائیلی لڑاکا بمبار طیارے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے ایک بجے شام کی حدود میں گھس آئے۔ چنانچہ شامی فضائیہ کے طیاروں کو دشمن کے طیاروں کا مقابلہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا۔ شام کے طیاروں نے چند منٹوں کے اندر پرواز کی۔ انہوں نے بعد دیوں کے طیاروں کو فضا میں جالیا اور جبل الشیخ کی فضا میں خوفناک جنگ شروع ہو گئی۔ ریڈیو نے بتایا کہ چند منٹ کے اندر شامی ہوابازوں نے اسرائیلی طیارہ مار گرایا۔ یہ طیارہ جبل الشیخ کے جنوب میں گرا اور اسے آگ لگ گئی اس کے ہوا باز کے بارے میں ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

اٹلی کا تیل بردار جہاز تباہ ہو گیا

کیپ ٹاؤن ۔ ۱۳۔ اکتوبر۔ اٹلی کا تیل بردار جہاز "جارجیو" جنوب مغربی افریقہ کے ساحل سے ۶۰۰ میل دور سمندر میں غرق ہو گیا امدادی جہازوں نے عملے کے ۳۶ افراد کو بچا لیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ساحل سے دور کسی جہاز کے تمام عملے کو کامیابی سے بچا لیا گیا۔

روسی خلائی جہاز کا بھارت میں اترنے کا امکان

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ روس چند روز تک ایک خلائی جہاز چھوڑنے والا ہے۔ اس امر کا امکان ہے کہ یہ جہاز بھارت میں کسی مقام پر اتارا جائے گا روس نے ستمبر میں بھارت کو اطلاع دی تھی کہ اگر حکومت نے اجازت دی تو وہ اچانک ایک خلائی جہاز بھارت میں اتارے گا۔ اس جہاز میں کوئی خلاباز سوار ہوں گے۔ دریں اثناء بھارتی فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

قاہرہ میں جنگ کی فضا

قاہرہ ۱۳ر اکتوبر۔ مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے میں سلامتی کونسل کو ناکامی ہوئی ہے۔ اس نے قاہرہ میں دوبارہ جنگ کی فضا پیدا کر دی ہے۔ سیاسی حلقے، اخبارات اور عوام کی زبان پر ایک ہی بات ہے کہ جنگ ناگزیر ہے ورنہ اسرائیل ہمیشہ کے لئے عرب علاقوں پر قبضہ کر لے گا۔ اس بات پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ بین الاقوامی ادارہ تصفیہ کے معاملہ میں بے بس ہو چکا ہے۔

پاکستان مشرق وسطیٰ کا بحران حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

انقرہ ۱۳۔ اکتوبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے اور مقبوضہ علاقوں کو اسرائیلی فوجوں سے خالی کرانے کی کوششیں کر رہا ہے اور توقع ہے کہ وہ اپنی ان کوششوں میں کامیاب ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عرب ممالک پوری طرح متحد ہو جائیں اور اسرائیل سے اپنا جھگڑا چکانے کے لئے حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کریں۔ صدر نے ان خیالات کا اظہار انقرہ میں عرب ممالک سفیروں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ یہ سفیر حالیہ جنگ میں پاکستان کی حمایت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے صدر ایوب سے ملے تھے۔ صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان شکریہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ پاکستان عرب کو اپنا بھائی سمجھتا ہے اور اس نے ان کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی ہے اسے برقرار رکھے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات ختم نہ ہوئے تو بھارت پھر تقسیم ہو جائیگا

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے انکشاف کیا ہے کہ ان پر غیر جانبداری کی پالیسی ختم کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے انہوں نے جبل پور میں کانگرس کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کچھ طاقتیں بھارت کو موجودہ پالیسیاں ترک کرنے اور کسی ایک بلاک میں شامل ہونے کے لئے دباؤ ڈال رہی ہیں۔ لیکن چونکہ ایسا کرنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہو گا اس لئے ہم غیر ملکی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔

مسز اندرا گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان اور چین بھارت سے بہتر تعلقات قائم کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ان کا ملک ان دونوں ملکوں سے اپنے جھگڑے طے کرنے کا خواہش مند ہے انہوں نے بھارت میں مسلمانوں کے خلاف فسادات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اگر فرقہ وارانہ فضا کو بہتر نہ بنایا گیا اور آئے دن جو جھگڑے ہوتے ہیں انہیں طے نہ کیا گیا تو ملک دوبارہ تقسیم ہو جائے۔

امریکی فوجوں اور حریت پسندوں میں پانچ گھنٹہ تک جنگ

سائیگون۔ ۳۱۔ اکتوبر۔ ویٹ کانگ حریت پسندوں نے سائیگون سے ۷۵ میل دور ایک اہم امریکی فوجی اڈے پر زبردست حملہ کیا۔ امریکی فوجی ترجمان نے بتایا کہ ویٹ کانگ نے فوجی اڈے پر اس شدت سے گولہ باری کی کہ معلوم ہوتا تھا ہر طرف آگ کی بارش ہو رہی ہے بعد میں انہوں نے عام حملہ کیا لیکن امریکی اور جنوبی ویٹ نام کے فوجیوں نے اسے پسپا کر دیا۔ ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ۵ گھنٹے کی دست بدست جنگ میں انہوں نے ۱۰۷ ویٹ کانگ ہلاک کر دیئے جب کہ ان کا معمولی نقصان ہوا۔ ادھر شمالی ویٹ نام پر امریکی طیاروں کی بمباری جاری رہی۔ اور اہم فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔

—:—

کیا!
آپ آج کل بے روزگار ہیں؟
اگر ہیں
تو آج ہی لائل پور کے مشہور ادارہ ماڈرن موٹر ڈرائیونگ میں داخل ہو کر صرف ایک ماہ میں مکمل ڈرائیونگ سیکھئے،
فیس داخلہ ۔۔ ۵۰
مکمل فیس ۔۔ ۵۰
۱۰۰ روپے
پرنسپل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول نزد فائر بریگیڈ ستیانہ روڈ لائل پور

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی "ٹائمیکس" (T ۲۷/۸ x E) مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو جمعہ کے بعد مسجد مبارک کے مشرقی دروازے کے آس پاس گم گئی ہے۔ اس کی سیکنڈ کی سوئی اتری ہوئی تھی۔ جس کسی دوست کو ملی ہو از راہ کرم اس پتہ سے مجھے پہنچا دیں (شبیر احمد ۳/۱۰ دار الصدر غربی معرفت قاضی عبد السلام صاحب بھٹی)

درخواست دعا

خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ پہلے کی نسبت اب آرام ہے۔ لیکن ابھی اچھی طرح چل پھر نہیں سکتا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا فرمائے (محمد حسین ٹیلر ماسٹر محلہ باب الابواب۔ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

(کے متعلق)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس کی فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اگر قوم چاہے اور اپنے آپ کو اس کا مستحق بنائے تو وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہے

یہ زندگی تائیدات الٰہیہ اور انعام خلافت کے ذریعے حاصل ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کی سورۃ النمل کی آیت اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں :-

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں کوئی انسان دنیا میں ایسا نہیں ہوا جو ہمیشہ زندہ رہا۔ اگر قومیں چاہیں تو وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ یہی امید دلانے کے لئے حضرت مسیح ناصری نے فرمایا کہ :-

"میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶)

یوں تو ہر انسان کے لئے موت مقدر ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں تم سے ایک دن جدا ہو جاؤں گا لیکن اگر تم چاہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو تو تم ابد تک زندہ رہ سکتے ہو۔ پس اگر انسان چاہے بھی تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو زندہ رہ سکتی ہیں اور اگر وہ زندہ نہ رہنا چاہیں تو مر جاتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسی زندگی کی امید دلاتے ہوئے "الوصیۃ" میں تحریر فرمایا کہ

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

"ہمیشہ" کے یہی معنے ہیں کہ جب تک تم چاہو گے قدرت ثانیہ تم میں موجود رہے گی۔ اور قدرت ثانیہ کی وجہ سے تمہیں دائمی حیات عطا کی جائے گی اس جگہ "قدرت ثانیہ" سے ایک تو وہ تائیدات الٰہیہ مراد ہیں جو مومنوں کے شامل حال ہوا کرتی ہیں۔ اور دوسرے وہ مسند خلافت مراد ہے۔ جو وجود نبوت کو ممتد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے۔ اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائیدات الٰہیہ بھی ہمیشہ اس کے شامل حال رہ سکتی ہیں۔ اور اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو انعام خلافت سے بھی وہ دائمی طور پر متمتع ہو سکتی ہے خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے مسخ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہنیت درست رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورہ رعد آیت ۱۲) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں میں خرابی پیدا نہ کرے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے لیکن اتنی سادہ سی بات بھی قومیں فراموش کر دیتی ہیں اور وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ انسان کا مرنا تو ضروری ہے اگر وہ مر جائے تو اس پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ لیکن قوموں کے لئے مرنا ضروری نہیں۔ قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں لیکن وہ زندگی کے اصول کو فراموش کر کے ہلاکت کے سامان پیدا کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کو ایسی تعلیم دی تھی کہ اگر وہ اس پر عمل کرتے تو ہمیشہ زندہ رہتے لیکن قوم نے عمل کرنا چھوڑ دیا اور وہ مر گئی۔ دنیا بار بار یہ سوال کرتی ہے اور میرے سامنے بھی یہ سوال کئی دفعہ پیش ہوا ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی تھی جس میں ہر قسم کی مشکل تکالیف اور مشکلات کا علاج تھا۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا وہ تعلیم کہاں گئی؟ اور ۳۳ سال میں ہی کیوں ختم ہو گئی۔ عیسائیوں کے پاس مسلمانوں سے کم درجہ کی خلافت تھی۔ لیکن ان میں اب تک پوپ چلا آ رہا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے ۳۳ سال کے عرصہ میں ہی خلافت کو ختم کر دیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیوں میں پوپ کے باغی بھی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی اکثریت ایسی ہے جو پوپ کو مانتی ہے اور انہوں نے اس نظام سے فائدے بھی اٹھائے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں ۳۳ سال تک خلافت رہی اور پھر ختم ہو گئی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں کی ذہنیت خراب ہو گئی۔ اگر ان کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت ان کے ہاتھ سے چھینی جاتی"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے ارکان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے

۱	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر	نائب صدر
۲	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	معتمد
۳	مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	مہتمم اصلاح و ارشاد
۴	مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر	مہتمم تعلیم
۵	مکرم عبد الہادی صاحب ناصر	مہتمم تربیت
۶	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف	مہتمم وقار عمل
۷	مکرم شیخ مسعود شمیم صاحب خالد	مہتمم خدمت خلق
۸	مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب	مہتمم تحریک جدید
۹	مکرم مبارک احمد صاحب انصاری	مہتمم صنعت و تجارت
۱۰	مکرم رشیق احمد صاحب ثاقب	مہتمم اطفال
۱۱	مکرم عبد الرزاق صاحب	مہتمم صحت جسمانی
۱۲	مکرم عبد الرشید صاحب غنی	محاسب
۱۳	مکرم سمیع اللہ صاحب سیال	مہتمم مال
۱۴	مکرم محمد اسلم صاحب صابر	مہتمم مجالس بیرون
۱۵	مکرم عبد الشکور صاحب اسلم	مہتمم تجنید
۱۶	مکرم عطاء المجیب صاحب راشد	مہتمم اشاعت
۱۷	مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح	مہتمم مقامی
۱۸	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر	مہتمم عمومی

خاکسار مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تصحیح

الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۷ء (صفحہ ۴ کالم ۳) پر آیت قرآنیہ کی قارئین اس طرح تصحیح فرمالیں۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ

(پارہ ۲۳ رکوع ۵)

اعلان گمشدہ

خاکسار غلام قادر خان از لاہور جو منتظر مہدی (صفحہ نہ) دفتر چوہدری عبد الرحیم صاحب کاٹھ گڑھی بوقت ۹ بجے صبح مورخہ ۲۶/۱۰/۶۷ اپنے مکان ۱/۲ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ سے تانگہ پر سوار ہوا میرا ایک بٹوہ جس میں تقریباً دو صد نقد روپے تھے کہیں گر گیا ہے جس دوست کو بھی ملا ہو وہ براہ مہربانی مذکورہ بالا پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ یا دفتر امور عامہ میں جمع کرا کے ممنون فرما دیں۔ خاکسار غلام قادر خان معلم الم نگر چوبرجی وچھالہ روڈ گلی نمبر ۱۴ مکان نمبر ۲۱ لاہور حال فردکش ۴/۶ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴